اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل قادیان

دوشنبہ

ٹیلیفون نمبر ۳۳

The ALFAZL QADIAN.

جلد ۳۴	۷ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش	۳ صفر ۱۳۶۵ھ	۷ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء	نمبر ۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے

قادیان ۶ صلح ۔ آج پونے تین بجے کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ طبی مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے ۔ روانگی کے وقت کی حضور کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ یہ تھی ۔ کہ گھٹنوں اور پاؤں کی درد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے اور بخار بھی نہیں ۔ مگر سر درد کے دورہ کی شکایت ہے ۔ مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے حضور خدام کے سہارے نیچے اترے ۔ اور پھر گلیوں کے ذریعہ چل کر موٹر میں تشریف فرما ہوئے سٹیشن پر بھی حضور خدام کے سہارے موٹر سے اتر کر گاڑی میں سوار ہوئے ۔

حضور چند روز لاہور تشریف رکھیں گے ۔ تاکہ طبی مشورہ حاصل کیا جا سکے ۔ چاروں حرم حضور کے ہمراہ ہیں ۔ نیز حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور چوہدری مظفر الدین صاحب بی ۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری ساتھ ہیں ۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا ۔ احباب جماعت حضور کی صحت سے دعائیں کرتے رہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو کامل صحت عافیت عطا فرمائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعویٰ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں ۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ)

(۲) "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے ۔ اس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے ۔ کہ وہ نبی بھی ہوگا ۔ اور امتی بھی ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

(۳) "میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے ۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

(۴) "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے ۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں ۔ میں آدم ہوں میں شیث ہوں ۔ میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں ۔ میں اسحٰق ہوں ۔ میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں ۔ میں یوسف ہوں ۔ میں موسےٰ ہوں ۔ میں داؤد ہوں ۔ میں عیسیٰ ہوں ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲ حاشیہ)

(۵) "خدا کی مہر نے یہ کام کیا ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا ۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے ۔ اور ایک پہلو سے نبی ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

(۶) "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

اخبار احمدیہ

صدقہ ملک عبدالغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم لکھتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بطور صدقہ قریباً یکصد مساکین کو کھانا کھلایا گیا

درخواست دعا میرا لڑکا ایوب علی لیس نائیک ۱۱ ۳/۴۵ ہر ما کی لڑائی میں گم ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ بخیر و عافیت واپس لائے۔ خاکسار جمال دین دریا خاں مری۔ نواب شاہ

ولادت (۱) میرے لڑکے عبدالعمد خان کے ہاں ۱۲/۴۵/۲ کو لڑکا پیدا ہوا ہے بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ عبدالحی خان کاٹھ گڑھ (۲) میرے ہاں ۱۷۔ دسمبر کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام حمید احمد تجویز فرمایا۔ احباب جماعت مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خلیل احمد دوکاندار قادیان۔ (۳) خاکسار کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام علیمہ تجویز فرمایا۔ درازی عمر نیک بخت اور سلسلہ حقہ کی خادمہ ہونے کی دعا فرمائی جائے خاکسار نے اس خوشی میں ایک غیر احمدی کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جمال الدین گل واقف زندگی سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قصور (۴) میرے عزیز کرم الٰہی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولودہ کا ہمارے خاندان میں آنا رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ خاکسار فضل الٰہی فضل آباد (۵) حکیم سعید محمد گلزار احمد صاحب سکنہ گکھڑ کے ہاں ۱۲/۴۵/۱۵ کو لڑکی تولد ہوئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الکریم نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو عمر و صحت دے۔ سید امتیاز احمد شاہ قادیان۔ (۶) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے برادر خورد ڈاکٹر جنود اللہ صاحب ڈینٹسٹ قادیان کے ہاں دوسرا لڑکا ۲۳۔ ماہ فتح ۱۳۲۴ھش پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "جنود احمد" رکھا اور دعا فرمائی۔ احباب سے مستدعی ہوں۔ کہ نومولود کے صالح۔ خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار آل احمد خان ترکستانی مہاجر قادیان۔ (۷) عاجز کے لڑکے غلام اللہ اسلم کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے درازی عمر کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار غلام محمد امیر جماعت سید والا۔ (۸) ۲۶ دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے چودھری عبدالرحمن صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب بچہ اور زچہ کی صحت اور درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ناصر احمد

شکریہ ہم سب افراد میاں احمد الدین صاحب صحابی زرگر کے ممنون ہیں جنہوں نے نہ صرف مسجد احمدیہ سید والا کے لئے چندہ جمع کر کے دیا بلکہ ۲۱/۸/۰ خود چندہ بھی دیا۔ اور ڈیڑھ سو روپیہ غیر احمدی اصحاب سے بھی وصول کیا۔ ضلع منٹگمری کے چندہ سے کمیشن نہیں لیا۔ اور گوجرانوالہ لائل پور سے ہم نے اپنی خوشی سے ۲۵ فیصدی کمشن دیا۔ محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ سید والا۔

ایک استدعا میرا علاقہ ایسا پہاڑی علاقہ ہے۔ جہاں اکثر مطلع ابر آلود رہتا ہے۔ مسجد میں اوقات نماز کا نہ ہی رات کو اور نہ دن کو صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔ یہاں گھڑی کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست کار ثواب سمجھ کر بطور صدقہ جاریہ کے ایک گھڑی عنایت فرما سکیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام محمد رفیق احمدی سکنہ بڈھانوں دھن ڈاک خانہ راجوری ضلع ریاسی ریاست جموں۔

اعلان نکاح چوہدری محفوظ الرحمن صاحب واقف زندگی کا نکاح بنت چوہدری علی اکبر صاحب اے ڈی آئی بٹالہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۱۲/۴۵/۲۹ کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ (چوہدری) سلطان احمد واقف زندگی

برکات احمد کون ہیں؟ پنجاب یونیورسٹی سے ایک چٹھی بنام سید برکات احمد میری معرفت آئی ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ صاحب کون ہیں۔ کئی دوستوں سے دریافت کیا گیا۔ مگر اب تک کچھ پتہ نہیں لگا۔ یہ چٹھی ضروری ہے۔ اس لئے جس صاحب کی چٹھی ہے وہ مجھ سے آکر لے لیں۔ مفتی محمد صادق از قادیان

جھانسی کے احمدی دوست جو احمدی دوست جھانسی میں مقیم ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر وہاں کے احمدیوں کی میٹنگ میں ہر اتوار کو تشریف لایا کریں۔ "بابو محمد خالد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ متصل مسجد نورانی محلہ علی غول شہر جھانسی"۔ خاکسار سید نذیر احمد

صوبہ بہار کے دوستوں کیلئے صوبہ بہار کے جو احمدی دوست مال بھوم یا ہزاری باغ ضلع میں ہوں۔ وہ ضرور خاکسار سے TETUL MARI GAAIRY ضلع مان بھوم میں ملاقات کریں۔ تاکہ صوبہ بہار کے دوستوں کو میرا پتہ معلوم ہو جائے۔ محتاج دعا حوالدار سوندھا خان پنشنر

ہدیۂ عقیدت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت مبارک میں

قطعہ

اے کرم فرمائے عالم بے عدیل و بے مثال
نوکِ خامہ سے تیری مدحت کا لکھنا ہے محال

جاہ و حشمت شان و شوکت رفعت و اوجِ کمال
تا ابد قائم زمانے میں رہے اور لازوال

تیرے جود و لطف نے تبدیل کا کر گئے خیال
روحِ سائل بھی نہیں منت کشِ دستِ سوال

ناخدائے کشتیٔ ارماں تیرا ابحرِ کرم
تیرا آبِ لطف ہر زخم جگر کا اِندمال

در خزانے کا سرِ بالیں کھلا آئے نظر
خواب میں بھی آئے سائل کو اگر تیرا خیال

تیرے آگے ذکر حاتم اک پرانی بات ہے
تو نے ہستی وقف کی جو آج ہے زندہ مثال

شرق سے تا غرب جلوہ ریز تیرا مہر حسن
نام نامی تیرا روشن از جنوب و تا شمال

تیری مدحت میں تیری تعریف تیرے وصف ہیں
سرخ غنچوں کے دہن میں ہونٹ ہیں کلیوں کے لال

عمر بھر تو باغِ عالم میں یونہی پھولے پھلے
باغِ دل تیرا رہے ابرِ عطا سے نہال

ناچیز سمیع علی محمد سرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۴ر جنوری مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انچارج لنڈن و امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ (مکرم سید صاحب ۴ر دسمبر کو قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔)

نیز خان عبدالرحیم صاحب ابن خان بہادر دلاور خان صاحب اور عبدالرحمن صاحب حیدر آبادی احمدی طالبعلم بھی خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

الفضل کے حجم میں اضافہ

ناظرین "الفضل" یہ سنکر بہت خوش ہونگے۔ کہ آج سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق "الفضل" ۱۲ صفحہ پر شائع ہوا کریگا۔ اور تھوڑا ہی عرصہ بعد حجم میں اور اضافہ کیا جائیگا۔ اس طرح انشاء اللہ پہلے کی نسبت زیادہ مضامین احباب کے مطالعہ کے لئے پیش کئے جا سکینگے۔ اور عدم گنجائش کی وجہ سے جو دقتیں پیش آتی تھیں۔ وہ دور ہو جائینگی انشاء اللہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت نبوت مستلزم ہے کہ نبوت حسب ضرورت جاری رہے

جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تقریر

(۲)

گزشتہ قسط میں بتایا جا چکا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک۔ گزشتہ انبیاء کے نزدیک علماء کی اصطلاح میں اسلامی مصطلحات میں اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نبی اسے کہتے ہیں۔ (۱) جسے خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کثرت سے حاصل ہو۔ (۲) اس مکالمہ میں یقینی قطعی اور بکثرت پیشگوئیاں ہوں (۳) بلحاظ کیفیت و کمیت وہ مکالمہ کامل ہو (۴) کوئی کمی اور کثافت اس میں باقی نہ ہو۔ کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو اس کے آگے ملاحظہ ہو۔

محض لفظی نزاع

غیر مبائعین اس حقیقت کو جاری مانتے ہیں۔ اس کا دروازہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بند نہیں مانتے۔ مگر وہ اسی مرتبہ اور مقام کے حامل کو نبی قرار دینے سے ڈرتے ہیں۔ اسی طرح غیر احمدیوں کے مسلمہ بزرگ بھی مکالمہ مخاطبہ الہیہ کی نعمت کو جاری مانتے ہیں۔ اور اسے نبوت قرار دیتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین اور غیر احمدی دراصل ہم سے محض لفظی نزاع رکھتے ہیں۔ غیر مبائعین غلطی سے اس مقام اور مرتبہ کے حامل کا نام جزئی نبی رکھتے ہیں۔ اور اس مقام کے حامل کو نبی کہنے سے گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" کے صفحہ ۲۲۳ پر جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "کامل نبوت اور جزئی نبوت میں فرق صرف اسی قدر ہے۔ کہ ان کو (یعنی مسیح موعودؑ کو) کامل نبی مان کر بھی تم ان کو مرتبہ اس سے زیادہ نہیں دیتے ہو۔ جو مرتبہ ہم ان کو جزئی نبی مان کر دیتے ہیں۔ ان کے الہامات جس حد تک تم حجت تسلیم کرتے ہو۔ اسی حد تک ہم تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ عملاً ہم زیادہ تسلیم کرتے ہیں ان کی پیشگوئیوں اور وحی کو نبوت کاملہ سے کوئی تعلق نہیں"

گویا اس تحریر میں مولوی صاحب نے تسلیم کر لیا۔ کہ ہم میں اور ان میں صرف لفظی نزاع ہے۔ ورنہ جس حقیقت کو ہم جاری مانتے ہیں۔ اس کے حامل کو نبی سمجھتے ہیں اسی حقیقت کو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء بھی جاری مانتے ہیں۔ اس کے حامل کا نام جزئی نبی رکھتے ہیں

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے محض لفظی نزاع پر ایک نیا فرقہ بنا کر سخت غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

غیر مبائعین کے اختلاف کی بنیاد

حقیقت یہی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے فرقہ بندی کی بنیاد مسئلہ نبوت پر نہیں رکھی۔ بلکہ اس کی اصل بنیاد خلیفۃ المسیح کے اختیارات تھے غیر مبائعین چاہتے تھے۔ کہ انجمن حاکم ہو۔ اور خلیفہ اس کے ماتحت ہو۔ چنانچہ لاہور جا کر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے اپنی مجلس شوریٰ میں جو بات طے کی۔ وہ یہی تھی۔ کہ اگر خلیفۃ المسیح الثانی انجمن کو مختار کل مان لیں۔ اور جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ ان سے بیعت لینا ضروری قرار نہ دیں۔ تو انہیں خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا جائے

غیر احمدیوں سے بھی صرف لفظی نزاع ہے

اسی طرح غیر احمدیوں کے اکابر علماء بھی مکالمہ مخاطبہ کی نعمت کو جاری مانتے ہیں۔ پس غیر احمدیوں سے بھی ہمارا صرف لفظی نزاع ہوا۔ کہ جس حقیقت کو وہ جاری مانتے ہیں۔ اس کی بکثرت کا نام ہمارے نزدیک نبوت ہے۔ اور اس کا حامل نبی کہلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ میں فرماتے ہیں:۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الہیہ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ کہ آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح"

امور غیبیہ پر اطلاع تازہ روحانی غذا ہے۔

نبوت کی جو حقیقت میں نے بیان کی ہے اسے غیر مبائعین بھی جاری مانتے ہیں۔ اور غیر احمدیوں کے مسلمہ بزرگ بھی جاری مانتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اس حقیقت کو کوئی ذی عقل اور سلیم الطبع انسان بند نہیں مان سکتا۔ کیونکہ امور غیبیہ پر اطلاع ہی ایک ایسا امر ہے۔ جو نوع انسان کی تازہ بتازہ روحانی غذا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین اور اس کا عرفان اس کی پیشگوئیوں اور تازہ نشانوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ پیشگوئیوں کے ذریعہ ہی خدا کے عالم الغیب ہونے کا تازہ ثبوت ملتا ہے۔ پیشگوئیوں کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کی صفت قدرت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت کا ثبوت ملتا ہے۔ مکالمہ مخاطبہ سے ہی اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ خدا الحی السمیع۔ البصیر۔ اور مجیب الدعوات ہے۔ غرضیکہ اگر دنیا کو مکالمہ مخاطبہ الہیہ کی نعمت سے محروم کر دیا جائے۔ تو ملحدوں۔ بے دینوں اور دہریوں۔ ایمان کی نعمت سے محروم لوگوں کے لئے خدا کی ہستی پر یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

پس مکالمہ مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ کا ایک نبی پر اظہار ایک ایسی نعمت ہے جس کو اگر بند مان لیا جائے۔ تو مادی دنیا کے لئے خدا کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے کے لئے کوئی تازہ ثبوت موجود نہیں رہتا۔ اسے بند ماننا ہی اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے منافی ہے۔ اور انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو۔ اور وہ خدا کا کامل عرفان حاصل کر کے کامل عبد بنے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ کہ میں نے جن و انس کو صرف اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔

پس خدا کی ہستی پر یقین ہی وہ امر ہے جو گناہوں کی تاریک زندگی پر موت وارد کر کے انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کو پانے کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ تڑپ امور غیبیہ اور آسمانی نشانوں کو پورا ہوتے دیکھنے سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

پس یہ یقین مکالمہ مخاطبہ الہیہ کے سرچشمہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ جو گناہوں کو خس و خاشاک کی طرح جلا کر مومن کے دل کو عرش الٰہی بنا دیتا ہے ایسا عرش کہ پھر اس میں خدا ہی بستا ہے اور شیطان کی حکومت وہاں سے بکلی اٹھ جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان

اعلےٰ قوانین اور اعلےٰ درجہ کا نظام بھی دل کے مخفی گناہوں کو دور نہیں کر سکتا ہے۔ صرف خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان ہی ہے۔ جو انسان کو اس وقت بھی گناہ کی تاریک زندگی سے بچاتا ہے۔ جب اس کو بدی کرتے ہوئے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ پس حضرت محی الدین ابن عربی نے سچ کہا ہے۔ کہ النبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ کہ نبوت قیامت تک جاری ہے اور اس کی دلیل میں یہ بھی درست فرمایا ہے۔ فانہ یستحیل ان ینقطع خبر اللہ واخبارہ من العالم اذ لو انقطع لم یبق للعالم غذاء یتغذی بہ فی بقاء وجودہ (مکتوبات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اخبار غیبیہ دیئے جانے کا انقطاع ایک محال امر ہے کیونکہ اگر اخبار غیبیہ کا ملنا منقطع ہو جائے تو دنیا کے لئے اپنے روحانی وجود کی بقاء کے لئے کوئی غذا نہ رہے۔

پس اسی مکالمہ مخاطبہ مشتمل بر امور غیبیہ کا جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کے لئے کیفیت و کمیت کے لحاظ سے کمال درجہ پر ملنا مقدر ہو تو خدا تعالیٰ اسے نبی کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بعد یہ شرف صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی اور خادم اور غلام کو ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیازی شان

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تمام انبیاء میں سے اس شان کے نبی ہیں۔ کہ نبی تراشی کہلانے کے مستحق ہیں۔ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی امتیازی شان ہے۔ جو دوسرے انبیاء اور دوسری الہامی کتابوں کو حاصل نہیں۔

اگر غیر مبایعین اور غیر احمدی صاحبان اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا ملنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو تمام انبیاء میں ممتاز کر دکھاتا ہے۔ تو کبھی یہ کہنے کی جرأت نہ کریں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بھی کوئی شخص مقام نبوت حاصل نہیں کر سکتا۔ پس نبوت کی حقیقت کو یہ امر مستلزم ہے۔ کہ وہ حسب ضرورت جاری رہے۔ ورنہ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر انبیا سے ممتاز قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ نہ ہی امت محمدیہ خیر الامم کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ نبوت ہی وہ مقام ہے۔ جو لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

اذا قتضت الحکمۃ الالٰھیۃ ان یبعث الی الخلق واحداً من المفھمین فیجعلہ سبباً لخروج الناس من الظلمات الی النور وفرض اللّٰہ علی عبادہٖ ان یسلموا وجوھھم وقلوبھم لہ وتاکد فی الملاء الاعلی الرضاء عمن انقاد لہ وانضم الیہ واللعن علی من خالفہ وناواہ۔ فاخبر الناس بذالک والزمھم طاعتہ فھو النبی (باب حقیقۃ النبوۃ وخواصہا حجۃ اللّٰہ البالغہ صفحہ ۱۵۹)

یعنی جب حکمت الہیہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ مخلوق کی طرف کسی کو مفہمین (سمجھانے والوں) میں سے بھیجے پس اس کو لوگوں کے ظلمات سے نور کی طرف نکلنے کا سبب بنا دیتا ہے۔ اور اس نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ کہ وہ اپنی ہستیوں کو اور دلوں کو اس کے سپرد کر دیں۔ اور ملاء اعلےٰ کو اس کی تاکید ہوتی ہے۔ کہ ... فرمانبرداروں سے خوشنود ہو کر ان کے شریک رہیں۔ اور اس کے مخالفوں سے ناخوش رہ کر علیحدہ رہیں۔ خدا لوگوں کو اسکی اطلاع کرتا ہے۔ اور اسکی اطاعت ان کے لئے ضروری کر دیتا ہے۔ پس یہ شخص نبی ہوتا ہے۔

اس تحریر میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ نے نبی کا کام بتایا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں اور منکرین کا انجام بتایا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ ایک بڑی عظیم الشان صداقت بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت

واعظم الانبیاء شاناً من لہ نوع اٰخر من البعثۃ ایضاً وذالک ان یکون مراد اللّٰہ تعالیٰ فیہ ان یکون سبباً لخروج الناس من الظلمات الی النور وان یکون قومہ خیر امۃ اخرجت للناس فیکون بعثہ یتناول بعثاً اٰخر۔ والی الاول وقعت الاشارۃ فی قولہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم والی الثانی فی قولہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ کہ سب نبیوں سے شان میں بڑے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی ایک اور قسم کی بعثت بھی ہے۔ اور اس دوسری بعثت نبوی سے خدا تعالیٰ کی مراد یہ ہے یہ بعثت ثانیہ لوگوں کے ظلمات سے نور کی طرف نکلنے کا سبب بنے۔ تاکہ آپ کی قوم خیر امت کہلانے کی مستحق ہو۔ اور اس کا خیر امت ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کو شامل ہو۔ اس بعثت کے متعلق آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم میں اشارہ ہے۔ اور دوسری بعثت کے متعلق کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہی قریب تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو اس صداقت پر آمادہ کر دیا۔ تاکہ یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر دلیل ہو۔ ورنہ لوگ کہہ سکتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں قرار دینا یہ حضرت مرزا صاحب کی بدعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو نہایت واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:۔

"جیسا مومن کے لئے دوسرے احکام الہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اسبات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ (۱) ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ اور ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ توراۃ قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین اٰمنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ (۲) دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

پھر فرماتے ہیں۔ بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنے کے لئے تھا۔ بعث دوم جس کی طرف آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اشارہ ہے۔ وہ مظہر تجلی اسم احمد۔ جو اسم جمالی ہے۔

حاشیہ میں بعث دوم کے زمانہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے۔"

پہلے حوالہ میں اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق بھی بتا دیا گیا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مگر اپنی بعثت ثانیہ میں جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہوئے کہ مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

تتمہ حقیقۃ الوحی میں حضور آیت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔ رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہلائینگے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

پس جس صداقت کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بدقت معلوم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق آیت قرآنیہ کی روشنی میں پوری بحث کر کے اس کی حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ اور اس حقیقت کی ایسی جلوہ نمائی دراصل مسیح موعود کا ہی حصہ تھا۔

ختم نبوت اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب پر خدا تعالیٰ بڑی بڑی رحمتیں نازل کرے۔ انہوں نے الہام الٰہی کی روشنی میں اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ خاتم النبیین کی آیت صرف تشریعی نبی کو بند قرار دیتی ہے۔ غیر تشریعی نبوت کو بند نہیں کرتی۔ چنانچہ وہ تفہیمات الٰہیہ کے ماتحت فرماتے ہیں ختم بہ النبیون۔ ای لا یامر اللّٰہ سبحانہ بالتشریع علی الناس کہ ختم نبوت کا یہ مفہوم ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کو شریعت دیکر مامور نہیں کریگا۔ (تفہیمات الٰہیہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ چونکہ غیر تشریعی ماموریت اور نبوت کا ہے۔ اور آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپکی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چراغ نبوت سے مکتسب اور مستفاض ہے۔ پس اسطرح آپکی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی نبوت ہوئی۔ اور آپکی بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار پائی۔ اس لحاظ سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی نیا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آیا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی بہ پیرایہ جدید جلوہ گر ہوئی ہے۔

نبوت آخر کیوں بند ہو

اگر نبوت انعام الٰہی ہے تو کیوں بند ہو گیا۔ خاتم النبیین کا نعمت نبوت سے امت کو محروم کر دینا کونسی وجہ فخر ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اگر نبوت نعمت نہ ہوتی تو پھر اسکا بند کرنا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے باعث فخر ہو سکتا۔ مگر نبوت کو تو خدا تعالےٰ نے بزبان حضرت موسےٰ نعمت قرار دیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام قوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ کہ اے قوم اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں نبی بھیجے۔ اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

ایک اعتراض کا جواب

اس جگہ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ شریعت بھی تو نعمت ہے۔ وہ جب بند ہے تو نبوت کیوں جاری مانی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نئی شریعت اس وقت آتی ہے۔ جب پہلی شریعت ناقص ہو جائے۔ اور اس زمانہ کی ضروریات کے لئے کافی نہ ہو۔ یا اس میں تحریف ہو چکی ہو۔ مگر قرآن مجید کے متعلق تو خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ یقیناً ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے۔ اور یقیناً ہم ہی اس کی بالضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس چونکہ شریعت کے محفوظ رہنے کا وعدہ ہے۔ اس لئے نئی شریعت کا آنا تحصیل حاصل ہے۔ اور ایک عبث فعل ہے۔

ہاں نبی دوسرا اس وقت آیا کرتا ہے جب قوم کی اکثریت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیھم منذرین۔ (الصّٰفّٰت ع ۲) کہ جب کسی قوم کی اکثریت گمراہ ہو جاتی رہی۔ تو ہم ان میں منذر یعنی نبی بھیجتے رہے۔

جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ موجود ہے۔ ویسے امت محمدیہ کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ امت کے متعلق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ یوشک ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (رواہ بیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۳۸ کتاب الطہارت) یعنی قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے۔ اور قرآن کی صرف تحریر باقی رہ جائیگی۔ ان کی مسجدیں تو آباد ہونگی۔ مگر ہدایت کے لحاظ سے ویران ہونگی۔ ان کے علماء بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹ جائیگا۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر وذراعاً بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموھم قیل یا رسول اللہ الیھود والنصاریٰ قال فمن (متفق علیہ) ضرور ہے کہ تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو۔ جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے برابر ہوتی ہے۔ اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان سے کوئی گوہ کے بل میں داخل ہوا ہے۔ تو تم ان کی اس میں پیروی کرو گے۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ کی مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہے۔ آپ نے فرمایا اور کون؟

پس جب امت کے بگاڑ کے متعلق ایسی خبریں دے دی گئیں۔ تو پھر کیسے ممکن ہے کہ امت میں بگاڑ ہو۔ مگر نبی جو اکثریت کے گمراہ ہونے کے وقت بطور مصلح اور حکیم کے آتا ہے وہ نہ بھیجا جائے۔ ایسا کرنا تو خدا تعالےٰ کی صفت الحکیم کے منافی ہے۔

اسی لئے جب ایک طرف امت کے بگڑنے کی خبر دی گئی ہے۔ تو دوسری طرف حدیثوں میں مسیح موعودؑ کے آنے کی بھی خبر دے دی گئی ہے۔ اور اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

یحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ
فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ
ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی الارض
فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ
(صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۷۴)

غیر احمدی خواہ اسرائیلی مسیح نبی اللہ کے قائل ہی ہیں۔ تاہم انہوں نے امت میں ایک نبی کی ضرورت تو تسلیم کر لی۔ اگر نبی کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ تو خدا مسیح نبی اللہ کا بھیجنا کیوں مقدر کرتا۔

پس حدیثوں میں آخری زمانہ کی کامل گمراہی کی خبریں بھی موجود ہیں۔ اور پھر ایک نبی اللہ کے بھیجا جانے کی خبر بھی موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حقیقت نبوت کو خدا تعالےٰ نے حسب ضرورت جاری رکھا ہے۔ اور چونکہ نبوت کی حقیقت کا یہ کام ہے کہ کامل گمراہی کے زمانہ میں لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتی ہے۔ اس لئے جب جب کامل گمراہی کا دور ہو۔ کسی نبی کا ایسے دور میں ظاہر ہونا اشد ضروری ہے۔

کامل گمراہی اور نبوت لازم وملزوم ہیں

چونکہ امت محمدیہ میں گمراہی کا کامل دور اخبار نبوی میں مسلم ہے۔ اس لئے نبوت کی حقیقت کی جلوہ نمائی بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کامل گمراہی اور نبوت لازم وملزوم ہیں۔ خدا اپنا قانون بتا چکا ہے۔ کہ وہ اکثریت کے گمراہ ہو جانے پر نبی بھیجتا رہا ہے پس جب حقیقت نبوت کو پہلے یہ امر استلزام رہا ہے۔ کہ قوم کی اکثریت کی گمراہی کے وقت اس کا ظہور ہوتا رہا۔ تو اس کا ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے بعد بھی قیامت تک ضروری ہے۔ تاکہ دنیا پر اتمام حجت ہوتی رہے۔ اور ایسے زمانہ کے لوگ جس میں اکثریت گمراہ ہو۔ خدا تعالےٰ کو یہ نہ کہہ سکیں۔ لولا ارسلت الینا رسولا۔ کہ ہماری طرف رسول کیوں نہیں بھیجا۔ اللہ تعالےٰ اس اعتراض کا موقعہ دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کیونکہ وہ صاف فرما چکا ہے۔ ولو انا اھلکناھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (طٰہٰ آخری رکوع) کہ اگر ہم رسول بھیجنے سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیتے تو یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کیوں کوئی رسول نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیری آیات کا اتباع کر لیتے۔

پس اکثریت کی گمراہی کے وقت جو روحانی وبا کا وقت ہوتا ہے۔ کسی روحانی طبیب کا ظاہر ہونا بھی ضروری امر ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "ثبوت حجۃ اللہ علی عبادہ ببعثۃ الرسل انما ھو ان اکثر الناس خلقوا بحیث لا یمکن لھم تلقی ما لھم وما علیھم بلا واسطۃ بل استعدادھم اما ضعیف یتقویٰ باخبار الرسل وھنالک مفاسد لا تندفع الا بالقسر علی رغم انفھم وکانوا بحیث یتواخذون فی الدنیا والآخرۃ۔ کان واجب لطف اللہ عند اجتماع بعض الاسباب العلویۃ والسفلیۃ ان یوحی الیٰ انکی قوم ان یھدیھم الی الحق ویدعوھم الی الصراط المستقیم فمثلہ فی ذالک کمثل سید مرض عبیدہ فامرہ بعض خواصہ ان یکلفھم شرب دواء شاؤا ام ابوا خلوا انھم اکرھھم علی ذالک کان حقاً ولکن تمام اللطیف یقتضی ان یعلمھم اولا انھم مرضیٰ وان الدواء نافع۔ وان یعمل اموراً خارقۃ تطمئن نفوسھم بھا علیٰ انہ صادق فیما قال وان یشوب الدواء بحلو جنسیلو یقبلون ما یؤمرون بہ علیٰ بصیرۃ منہ وبرغبۃ فیہ

(حجۃ اللہ البالغۃ باب النبوۃ وخواصھا ص ۵۹-۶۰ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

پیغمبروں کے بھیجنے کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے۔ کہ اکثر لوگوں کی پیدائش اس قابل نہیں ہوا کرتی۔ کہ بلا واسطہ مفید اور مضر امور کو حاصل کر سکیں۔ بلکہ ان کی استعداد یا تو ضعیف ہوتی ہے۔ انبیاء کے خبریں دینے سے اس کو قوت پہونچتی ہے۔ نیز ایسے ایسے فاسد اور خراب امور جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ بغیر سختی اور ذلیل دفع نہیں ہو سکتے۔ لوگ اس قابل ہو جاتے ہیں۔ کہ دنیا اور آخرت میں ان کے اعمال کی باز پرس کی جائے۔ تب بعض اسباب علویہ اور سفلیہ کے اجتماع کے وقت اللہ تعالےٰ بالضرور قوم میں سے سب سے پاکیزہ پر وحی نازل کرتا ہے۔ کہ وہ انہیں حق کی راہ نمائی کرے۔ اور صراط مستقیم کی دعوت دے۔

پس نبی کا حال راہبری کے بارہ میں ایسا ہوتا ہے۔ جیسے کسی مالک کے غلام بیمار ہو جائیں۔ تو وہ اپنے بعض خاص لوگوں کو حکم دے۔ کہ وہ انہیں دوا پلائیں۔ خواہ وہ پینا چاہیں یا پینے سے انکار کریں۔ اگر وہ انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گروہ تبلیغ پر مجبور بھی کرتا۔ تو اس کا حق تھا۔ لیکن اس کی کامل مہربانی تقاضا کرتی ہے۔ کہ اولاً انہیں یہ بتائے کہ وہ بیمار ہیں اور یہ دوا فائدہ مند ہے۔ اور پھر خارق عادت امور دکھائے تاکہ ان کے دل مطمئن ہو جائیں کہ یہ مدعی اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔ اور تاکہ دوا اس طرح میٹھی ہو جائے کہ اس وقت وہ جو حکم دیتے جائیں گے علی وجہ البصیرت اور رغبت سے بجا لائیں۔

موجودہ زمانہ تو انتہائی گمراہی اور جہالت کا ہے۔ ایک طرف دنیا میں مادہ پرستی الحاد۔ اور دہریت کا زور ہے۔ تو مذاہب کے ماننے والوں میں بھی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہیں اور وہ اس کے عرفان سے محروم ہیں۔ اور دنیا کی سفلی زندگی کو اپنا مقصد بنا رہے ہیں۔ مسلمان اپنی حالت پر خود مرثیہ خوان ہیں مولوی الطاف حسین صاحب حالی بزبان حال پکار گئے۔ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تیری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم خدا ہے

ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعث رسوائے پیغمبر ہیں
بت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بت گر ہیں
تھا ابراہیمؑ پدر اور پسر آذر ہیں
بادہ آشام نئے بادہ نیا خم بھی نئے
حرم کعبہ بھی نیا بت بھی نئے تم بھی نئے

رسالہ صوفی جولائی ۲۵ء میں لکھا ہے۔

اپنی پامالی کا یارب ہم کو خود ہے اعتراف
ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں

مولوی ابوالکلام علما کی حالت پر یوں نوحہ گری کرتے ہیں۔

یہی حق کو دانستہ چھپانے کی لعنت ہے جو علمائے یہود پر چھا گئی تھی۔ اور منجملہ اسباب مغضوبیت یہود ہوئی وان کثیراً منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون۔ افسوس کہ یہی حال شبراً بشبر اور ذراعاً بذراع اس امت کے علمائے سوء کا بھی ہوا۔ وھم یہود ھذہ الامۃ۔ ان کو بہرحال اپنی گنبد دستار کیلئے نہیں چاہئیں۔ اگرچہ خانہ شرع کی دیواریں توڑ کر بہم پہنچائی جائیں۔ تذکرہ ص۵۷ تا ۶۰

پس جب امت میں یہود پیدا ہو گئے تو پھر ایسے نازک وقت میں امت میں سے کوئی مسیح بھی تو پیدا ہونا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود ؑ فرماتے ہیں۔

چوں شمار اشد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود
ورنہ از روئے حقیقت تم ایشاں نیستند
نیز من ہم ابن مریم نیستم اے مرد وجود

مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی رسالہ ختم نبوت میں لکھتے ہیں۔

"آج ہم گلزار محمدی کی بربادی اور شیرازہ اسلام کا بکھرنا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔"

اخبار اہلحدیث ۲۵ر اپریل ۱۹۳۰ء ص۵ پر لکھا ہے۔

"حضرت علیؓ سے ایک حدیث مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا نام رہ جائے گا۔ اور قرآن کا رسم خط اس وقت کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ سارا فتنہ و فساد انہی کی وجہ سے ہوگا۔ ہم دیکھ رہے کہ آجکل وہی زمانہ آ گیا ہے۔"

مولوی ثناء اللہ تفسیر ثنائی جلد اول ص۹۷ پر لکھتے ہیں۔

"وہی عقائد باطلہ جن کی تغلیط کے لئے خدا نے ہزاروں انبیا بھیجے تھے اہل اسلام کے مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں۔"

مولوی صاحب اپنے فرقہ کی حالت یوں لکھتے ہیں:۔ "آہ ہم کہاں ہیں۔ ہم وہ ہیں کہ ہمارے قویٰ سلب ہو چکے ہمارے حنفا ہو چکی۔ اعضاء کمزور ہو چکے۔ حقانی گلزاروں ہمارے دلوں سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ تمام اعضاء مر چکے۔ فقط ایک دہن اور اس میں زبان باقی ہے۔" اہلحدیث ۴ر اپریل ۱۹۳۰ء

اخبار وطن ۱۳ر جون ۱۹۳۰ء لکھتا ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تباہ حالی اور درماندگی کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب سے روز بروز بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال بیحد خراب ہو گئے ہیں۔ ان کے اخلاق پست ہیں اور صحیح اسلامی تعلیم سے مطلقاً بیخبر ہیں۔

مسلمانوں کی زبوں حالی کا باب ایک لمبا باب جس کا تذکرہ ایک مستقل مضمون کی حیثیت میں ہی ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا فرقہ اپنی زبوں حالی پر ایسے ہی نوحہ خواں ہے۔

پس جب اسوقت گمراہی کا ایک سیلاب آیا نظر آتا ہے جسکی گذشتہ زمانوں میں کہیں نظیر نہیں ملتی اگر ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ نبی نہ بھیجے تو پھر دنیا کی اصلاح کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ پس یہ زمانہ پکار پکار کہہ رہا ہے۔ اگر پہلے زمانوں میں نبی آتے رہے تو اس زمانہ میں بھی کسی نبی اللہ کا بھیجا جانا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے عین ضرورت کیوقت قادیان کی مقدس سرزمین میں ایک نبی کھڑا کیا۔ اور اسکے ذریعہ ایک روحانی چشمہ جاری کر دیا ہے۔ جس سے انشاء اللہ جلد تمام دنیا سیراب ہوگی۔ اور خدا کے وعدے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترقی اور رفع ذکر کے متعلق ہیں سب پورے ہوں گے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کے داخلہ پر پابندی

ایبے سینیا کے پہاڑ۔ لیبیا کے صحرا۔ اٹلی کی وادیاں ہندوستانیوں سے بہتر سلوک کا مطالبہ کر رہی ہیں

مقامی ہندوستانیوں نے اجتماعی طور پر افریقنوں کی ترقی کی کوشش شروع کر دی

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

دو سال کا عرصہ ہوا مشرقی افریقہ کی حکومتوں نے باہمی مشورہ سے امیگریشن کے نئے قواعد بنائے جنکی رو سے غیر ملکیوں کی آمد کو مشرقی افریقہ میں ممنوع قرار دیا گیا۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے بھی مشرقی افریقہ میں واپس آنا روک دیا گیا۔ جو اس دوران میں اس ملک سے باہر کسی اور ملک میں جائیں اور مشرقی افریقہ کی حکومتوں سے دوبارہ داخلہ کی اجازت حاصل کر کے نہ گئے ہوں۔

ہندوستانیوں کا پروٹسٹ

جب یہ قواعد شائع کئے گئے۔ تو مشرقی افریقہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک کے ہندوستانیوں نے پروٹسٹ کیا۔ اور بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کی ہندوستانیوں نے اس سلسلہ میں حکومت ہند کو بھی بڑے زور سے توجہ دلائی۔ اور اس طرح ہندوستان کی ان انجمنوں کو بھی حرکت میں لائے جو سمندر پار رہنے والے ہندوستانیوں کے حقوق کی نگہداشت کرتی ہیں۔

مشرقی افریقہ کی حکومتوں کے وعدے

مشرقی افریقہ کی حکومتوں نے اس سلسلہ میں کئی بار کونسلوں میں یقین دلایا کہ اول تو یہ قواعد تمام غیر ملکیوں کے لئے ہیں۔ صرف ہندوستانیوں کے لئے نہیں دوم یہ قواعد صرف عارضی ہیں جو جنگ سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے جاری کئے گئے ہیں۔ یہی جواب حکومت ہند کو یہاں کی حکومتوں نے دیا۔ اور اس بات کا یقین دلایا کہ یہ قواعد عارضی ہیں۔ اور جنگ کے ختم ہونے پر دوسرے ڈیفنس ریگولیشنز کی طرح ان کو بھی منسوخ کر دیا جائیگا۔ اس وقت ملک میں مکانات کی غیر معمولی قلت اور خوراک کی کمی وجہ سے صورت حالات اس قسم کی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ نئے آنے والے غیر ملکی لوگوں کے داخلہ کو بند کرنا پڑا ہے۔

نئے قواعد کی تنسیخ کا مطالبہ

مشرقی افریقہ میں جب سے ان قواعد کا اجراء ہوا ہے۔ اسوقت سے اب تک اخبارات اور پبلک کی توجہ ان قواعد کی طرف ہے۔ اور اب جبکہ جنگ ختم ہوئے نصف سال گذرنے لگا ہے۔ ہندوستانی اخبارات بالخصوص بڑے زور سے ان قواعد کی تنسیخ کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوران جنگ میں مکانات کی تنگی تھی اور خوراک کی قلت کا بھی اندیشہ تھا۔ لیکن اعداد و شمار کے لحاظ سے ہندوستانی اخبارات اور کونسلوں کے ممبروں نے یہ کسی حد تک ثابت کر دیا تھا کہ یہ دونوں وجوہ معقول نہیں۔ تاہم غیر جانبدار لوگ اسبات کے منتظر تھے کہ جب جنگ کا اختتام ہوگا۔ تو ان قواعد کو بھی منسوخ کر دیا جائیگا۔

کینیا کالونی کے گورنر صاحب کا بیان

گذشتہ ماہ کینیا کالونی کے گورنر صاحب جو ایسٹ افریقن گورنمنٹ کانفرنس کے چیئرمین بھی ہیں سیکرٹری آف سٹیٹ فار کالونیز کی دعوت پر انگلستان گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے جانے پر اخبارات نے کئی قسم کی قیاس آرائیاں کیں۔ اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ امیگریشن قواعد متعلق کالونیل سکرٹری سے بات چیت کریں گے۔ چنانچہ ان کی واپسی کا بے قراری سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اور خواہش کی جا رہی تھی۔ کہ جلد آئیں۔ اور اپنے بیان سے پبلک کی بے قراری کو دور کریں۔ اس دفعہ وہ تشریف لائے ہیں اور کینیا کالونی کی کونسل کے بجٹ سیشن میں آپ نے مختلف امور کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس میں ایک پیراگراف امیگریشن کے ڈیفنس قواعد کے متعلق بھی ہے۔ یہ بیان نہ صرف مشرقی افریقہ میں رہنے والے ہندوستانیوں کی دلچسپی کا موجب ہے۔ بلکہ ہندوستان میں رہنے والوں کے لئے بھی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔

"سر چارلس لاک ہارٹ (چیف سکرٹری گورنرز کالونی) اور میں نے امیگریشن کے اہم اور مشکل معاملہ کے متعلق بھی گفتگو کی۔ مشرقی افریقہ کی ہر سہ حکومتوں کی یہ عام خواہش ہے۔ کہ ان عارضی قواعد کو جو امیگریشن کے سلسلہ میں ڈیفنس ریگولیشنز کے طور پر جاری کئے گئے تھے۔ جلد سے جلد منسوخ کر دیں۔ اور جونہی فوجیوں کے واپس آنے کا بوجھ قدرے ہلکا ہوگا۔ ان قواعد کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء کے وسط تک موجودہ قوانین کا بوجھ دور ہو جائیگا۔ لیکن امید ہے کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے زمانہ امن کے متعلق جو تجاویز ہیں۔ ہم ان کو مرتب کر لیں گے۔ جن کی بنیاد ان امور پر نہ ہوگی۔ جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے۔"

اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔

"ان تجاویز کو کافی پہلے شائع کر دیا جائیگا تا ہر ایک کو موقع مل سکے۔ کہ وہ ان پر غور کر سکے اور ان کے حسن و قبح کے متعلق خیالات کا اظہار کر سکے۔"

عام شبہات

اس بیان سے بے شک یہ کسی قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ قواعد کو اڑا دیا جائے گا۔ لیکن عام طور پر ان شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ یوروپین آبادکاروں کی طرف سے ایک لمبی مدت سے یہ زور دیا جا رہا تھا۔ کہ ہندوستانیوں کے داخلہ کو بند یا محدود کیا جائے۔ اور جنگ کے دوران میں جنگی مشکلات کو ایک عذر بنا کر یہ قدم اٹھایا گیا۔ اور گو وہ عارضی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے اس طریق سے راستہ صاف کر لیا گیا ہے۔ اور اب امیگریشن کے گر نئے قواعد بنائے جائیں گے۔ لیکن ان میں پہلی جیسی سختیاں نہیں ہوں گی۔ بلکہ ضرور ایسی مشکلات پیدا کر دی جائیں گی۔ کہ جن سے اگر داخلہ کلی طور پر بند نہ کیا گیا۔ تو محدود ضرور کر دیا جائے گا۔ اس شبہ کو اس بات سے تقویت بھی ملتی ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جبکہ کینیا کے گورنر صاحب کسمو (Kisumu) جو جھیل وکٹوریہ کی ایک بندرگاہ ہے۔ اور سمندری ہوائی جہازوں کا اہم اڈہ ہے۔ تشریف لائے تو یہاں کی انڈین ایسوسی ایشن نے آپکو خیر مقدم کا ایڈریس دیتے ہوئے ان قواعد کے متعلق بھی عرض کیا۔ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر داخلہ پر سے ہر طرح کی پابندی اٹھا لی جائے۔ تو وہ ہندوستانی جو اس ملک میں آباد ہو چکے ہیں۔ ان کی اولادوں کے لئے نئے آنے والے ہندوستانیوں کی وجہ سے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس وقت جب یہ تقریر اخبارات میں چھپی۔ تو ہندوستانیوں نے بہت کچھ لکھا تھا۔ کہ امیگریشن قواعد عارضی نہیں۔ بلکہ یہ اب ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اور کوئی وجہ پیش کر کے ان قواعد کو دوسری صورت دیدی جائے گی۔ اور چونکہ عام طور پر یہ شکایت تھی۔ کہ امیگریشن ڈیفنس ریگولیشنز جاری کرتے ہوئے مشورہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے اب اس بات کے متعلق بھی حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ نئے قواعد جب جاری کئے جائیں گے۔ جو امن کے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں گے۔ تو کافی عرصہ پہلے شائع کر دئے جائیں گے۔ تا مختلف انجمنوں۔ اور پریس کو ان پر جرح و تنقید کا موقعہ مل سکے۔

نیا بل

ایک ہندوستانی ہفتہ وار اخبار نے تو نئے قواعد کے سلسلہ میں یہاں تک لکھ دیا کہ

"A new bill to restrict immigration in East Africa is being drafted and will be published probably in May 1946. public criticism"

یعنی امیگریشن کے متعلق ایک نیا بل مرتب کر لیا گیا ہے۔ جو غالباً مئی ۱۹۴۶ء میں پبلک کی نکتہ چینی کے لئے شائع کر دیا جائے گا۔

یوروپین آبادکاروں کا اس موقعہ پر حکومت کا ساتھ دینا اور ان قواعد کے خلاف کچھ نہ کہنا بلکہ اس بات کا مختلف ذرائع سے پروپیگنڈا کرنا کہ ہندوستانیوں کا مزید داخلہ ملک کی ترقی اور اصلی باشندوں کی بہبودی کے منافی ہوگا۔ اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ قواعد زیادہ تر ہندوستانیوں کے داخلہ کو روکنے کے متعلق ہوں گے۔ اگر کلی طور پر داخلہ نہ بند کیا گیا۔ تو اس کو ضرور محدود کر دیا جائیگا۔

ہندوستانی بہترین سلوک کا حق رکھتے ہیں

ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ہندوستانیوں کی بے لوث جنگی خدمات۔ ہندوستانیوں کے وہ شاندار کارنامے جو جنگی و مالی خدمات کے لحاظ سے انہوں نے اتحادیوں کو فتح دلوانے کے لئے کئے۔ ایبے سینیا کے پہاڑ۔ لیبیا کے صحرا۔ اور اٹلی کی خوشنما وادیاں پکار پکار کر دنیا کو سنا رہی ہیں کہ ہندوستانیوں کی غیر معمولی شجاعت۔ بہادری اور جانثاری نے اتحادیوں کو فتح بخشی ہے۔ اور ہندوستانیوں کے ساتھ اس فتح کے حاصل ہونے پر بہترین سلوک کرنا چاہیئے۔ اور کم از کم زیادہ نہیں تو ایک کالونی بالکل ان کے سپرد کر دینی چاہیئے۔ ہز ہائینس آغاخان نے اپنے قیام مشرقی افریقہ میں کہا تھا۔ کہ ٹانگانیکا ہندوستانیوں کے سپرد کر دیا جائے۔ مگر کالونی کلی طور پر دینا تو ایک طرف ہندوستانیوں کے داخلہ کو بھی روکا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں حکومت موجودہ عارضی قواعد کو منسوخ کر کے آئندہ امن کی ضروریات کے پیش نظر ہندوستانی داخلہ پر کسی قسم کی پابندی نہ عائد کرے گی۔ بلکہ ان کے لئے ہر قسم کی سہولت اور آسانی پیدا کریگی۔ اور یہ انکی اعلےٰ خدمات کا ایک ہلکا سا شریفانہ اعتراف ہوگا۔ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے جو مشکلات آگے چل کر پیدا ہونے والی ہیں۔ ان کا کسی قدر حل بھی۔

ہندوستانیوں کے خلاف افریقیوں کا بے معنی شور

جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ اس وقت کا اہم سوال اس ملک میں منجملہ چند ایک اور سوالوں کے ایک امیگریشن کا مسئلہ ہے۔ اور اب افریقہ کی طرف سے بھی آواز بلند ہونے لگی ہے۔ کہ غیر ملکیوں کے داخلہ کو بند کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جس حد تک افریقن کی دماغی بیداری کا سوال ہے۔ اور ان کا ترقی کرنے کا جذبہ ہے۔ اسکی قدر کرتے ہوئے یہ بات موجب تکلیف ہے کہ بعض مخفی طاقتیں انہیں اس بات کیلئے اکسا رہی ہیں۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے داخلہ کو روکنے کے متعلق شور مچائیں۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم بیان وہ ہے۔ جو ساوتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ میں افریقن فوجوں کا معائنہ کر کے واپس آنے کے بعد افریقن چیفس نے دیا۔ اور کہا کہ

"افریقن سپاہیوں کو ہندوستانیوں کے داخلہ کی وجہ سے سخت فکر لاحق ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے اس تشویش کے ازالہ کے لئے بار بار یہ کہا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے داخلہ کو روکا جائے۔ حالانکہ زمین ہی ایک ایسی چیز ہے جس میں افریقن کام کر کے اپنی روزی پیدا کر سکتا ہے۔ اور زمینداره ہی وہ کام ہے جو آسانی سے اور عمدگی کے ساتھ وہ کر سکتا ہے۔ مگر زمین اور پھر اعلیٰ زمین ہندوستانیوں کو اس ملک میں مل ہی نہیں سکتی۔ بلکہ وہ یوروپین لے رہے ہیں۔ اور ابھی نئی سکیم کی رو سے جس کا گورنر صاحب نے ولایت سے واپس آکر اعلان کیا ہے۔ پانصد مزید یوروپین آبادکار کینیا میں بسائے جائینگے۔ گویا افریقن جو اسوقت زمین کیلئے شور مچا رہے ہیں۔ اور تمام افریقن اخبارات یکزبان ہو کر حصول زمین کیلئے چلا رہے ہیں۔ انکے لئے حصول زمین میں مزید مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ ان حالات میں افریقن کا یہ کہنا کہ ہندوستانیوں کا مزید داخلہ بند کر دیا جائے۔ بالکل بے معنی معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستانیوں کا مزید داخلہ روک بھی دیا جائے۔ تو کیا زمین کا اہم مسئلہ جسکے لئے وہ اسوقت شور مچا رہے ہیں حل ہو جائیگا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ ہندوستانیوں کو تو زمینیں ملی ہی نہیں اور باوجود انکے شور کے اب مابعد جنگ کی سکیم کر مزید پانصد یوروپین آبادکاروں کو لایا جائے۔ افریقنوں کیلئے مزید مشکلات پیدا کر دیگی۔ ان حالات میں افریقن چیفس یا بعض دوسرے اخبارات میں بیان دینا یا خطوط لکھنا محض کسی مخفی طاقت کے اکسانے کا نتیجہ ہے۔

ہندوستانیوں کے داخلہ کے خلاف آواز اٹھانیوالے افریقن عیسائی ہیں

اس سلسلہ میں ایک بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ افریقن کی طرف سے جسقدر بھی خطوط انگریزی یا سواحلی اخبارات میں چھپے ہیں اور ان میں ہندوستانیوں کے مزید داخلہ کو نہ صرف روکنے بلکہ جو اسوقت موجود ہیں۔ انکو بھی نکالنے کیلئے کہا گیا ہے وہ سارے کے سارے عیسائی افریقنوں کی طرف سے ہیں۔ میں نے ان سب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطوط کو جو گذشتہ تھوڑے عرصہ میں ہی شائع ہوئے پڑھا۔ ان میں سے ایک بھی کسی مسلمان افریقن کی طرف سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ افریقن مسلمانوں پر اس مخفی طاقت کا اثر نہیں وہ صرف افریقن عیسائیوں پر ہی کسی قدر اپنا جادو چلا رہی ہے۔

مشہور ہندوستانی لیڈروں کے مشورے

ان حالات میں کس قدر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستانی مجموعی حیثیت سے اس بات کی کوشش کریں۔ کہ وہ افریقن ویلفیئر اور افریقن کی بہبودی و خوشحالی کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔

ایک دفعہ ممباسہ میں مسز سروجنی نیڈو نے کہا تھا۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں کا ساتھ دیں۔ اور ان کے ساتھ مل کر افریقن میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ تو گو وہ اسلام قبول کرینگے۔ مگر اسلام کی تعلیم جو رواداری اور بنی نوع انسان کے ساتھ بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے برابر کا سلوک کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ان کے اندر ایک خاص جذبہ پیدا کر دیگی۔ اور نہ صرف ہندی مسلمانوں کو اس کا فائدہ پہنچیگا۔ بلکہ ہندوؤں کو بھی اس کا فائدہ حاصل ہوگا۔ چند ماہ ہوئے۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو جو ہندوستان کے ایک مشہور آریہ ہیں۔ اور حکومت و پبلک حلقہ میں برابر کی شہرت رکھتے ہیں۔ وہ ہندوستان جاتے ہوئے مشرقی افریقہ سے گزرے۔ تو انہوں نے بھی ہندوستانیوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ کہ وہ افریقن کی بہتری اور ان کی خوشحالی کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔ اس طرح ہز ہائی نس آغا خان تھوڑا عرصہ ہوا۔ مشرقی افریقہ میں تھے۔ تو انہوں نے بار بار ممباسہ۔ نیروبی۔ دارالسلام اور کمپالہ کی مختلف انجمنوں اور سوسائٹیوں میں ہندوستانیوں کو یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ افریقن کی ویلفیئر کریں۔ اور اس کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔ اگر ملک کے اصلی باشندوں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہندوستانیوں نے ایک عرصہ پہلے سے جدوجہد کی ہوتی۔ ان کی علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور اقتصادی ترقی میں حصہ لیتے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب افریقن عیسائیوں کی طرف سے یہ آواز بلند ہوئی تھی۔ کہ ہندوستانیوں کو یہاں آنے سے روکا جائے۔ تو مسلمان افریقن ان کے خلاف شور مچا دیتے۔ کہ ہندوستانیوں نے ہمیں تجارت سکھائی۔ ہمیں صنعت سکھائی۔ ہمیں اخلاق سکھائے۔ ہمیں تعلیم دی۔ ان کو ہرگز نہ روکا جائے۔ تو اس بات میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندوستانیوں نے اس ملک کو آباد کیا۔ اور یہاں کے لوگوں کو بہت سی مفید باتیں سکھائیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اجتماعی طور پر ایک عظیم الشان سکیم تیار کر کے افریقن کی بہبودی کے لئے کوشش کی جاتی۔

اجتماعی کوشش

خوشی کی بات ہے۔ کہ مقامی ہندوستانیوں کی طرف سے اس وقت اس قسم کی اجتماعی کوشش شروع ہو چکی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اسے بہتر [illegible]

دیہاتی احمدی انجمنوں کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

شہری اور قصباتی انجمنوں میں تو قریبًا تمام جگہ مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں سوائے چند ایک جماعتوں کے۔ لیکن دیہاتی جماعتوں میں ابھی بکثرت ایسی ہیں۔ جہاں عہدہ داران جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور وہاں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ جن کا جلد سے جلد قائم ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ عہدہ داران جماعت نے قیام مجالس انصار اللہ کی اہمیت کو ابھی تک اچھی طرح نہیں سمجھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی غرض مجالس خدام و انصار وغیرہ کے قیام سے یہ ہے۔ کہ ہر دو مجالس کے ممبر بلحاظ اپنی عمر کے ایک تنظیم کے ماتحت اصلاحی۔ اخلاقی اور دینی کام سر انجام دیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی تھی۔ کہ جماعت کا کوئی عہدہ دار امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری وغیرہ ایسا نہ ہو۔ جو ان ہر دو مجالس میں سے کسی کا ممبر نہ ہو۔

دیہاتی جماعتوں نے قیام مجلس انصار اللہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے ابھی اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ ان عہدہ داروں خصوصًا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد زائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کو جمع کر کے میٹنگ کریں۔ اور مجلس انصار قائم کر کے ان ہی میں سے حسب قواعد زعیم اور دیگر عہدہ دار منتخب کر کے دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان کو اطلاع دیں۔ قواعد و ضوابط مطبوعہ قریبًا تمام جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں نہ پہنچے ہوں۔ تو دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے منگا لیں۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ قواعد و ضوابط انصار اللہ کا جلد سے جلد مطالعہ کر کے اپنی اپنی جماعت میں قیام مجلس انصار اللہ کے لئے کارروائی فرمائیں۔ جو جماعت قیام مجلس انصار اللہ کے متعلق بدستور تغافل سے کام لے گی۔ اس کے عہدہ داران کے خلاف اگر نظام کے ماتحت کوئی ایکشن لیا گیا۔ تو اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

(قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

حضرت حافظ نور محمد صاحب کا انتقال

میرے والد محترم حضرت حافظ نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ تین ہفتہ کی علالت کے بعد ۲۷ر دسمبر ۴۵ء بوقت صبح سات بجے انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے بھی کئی سال قبل مرحوم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وقت سے آخر تک اس تعلق کو پورے اخلاص کے ساتھ قائم رکھا۔ ہر مجلس میں حضور علیہ السلام کا ذکر فرماتے۔ اور آپ کے عہد مبارک کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ اور اکثر دفعہ محبت سے آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ تبلیغ احمدیت بڑی سرگرمی سے فرماتے۔ اور ہر شخص جو آپ سے ملتا۔ خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اسے ضرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے۔ فیض اللہ چک اور اس کے نواحی دیہات میں احمدیت کی اشاعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا بہت دخل ہے۔ حضور علیہ السلام بھی آپ پر شفقت فرماتے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام فیض اللہ چک بھی تشریف لے گئے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جماعت فیض اللہ چک کے اکثر اصحاب کو ابتلاء آ گیا۔ کیونکہ بعض اکابر پیغامیوں سے ان لوگوں کے تعلقات تھے۔ مگر مرحوم نہایت استقلال کے ساتھ قائم رہے۔ اور فورًا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور پھر دوسروں کو تبلیغ کرتے رہے۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کو بے حد عقیدت تھی۔ مرض الموت کے ایام میں بھی جب ہوش آتا۔ مجھ سے دریافت فرماتے۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت کیسی ہے۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے شدید تکلیف کی حالت میں بھی دعا فرماتے۔

ایک لمبے عرصہ سے تمام دنیاوی مشاغل ترک کر کے اپنی زندگی قرآن کریم لوگوں کو پڑھانے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور نماز فجر کے بعد سے عشاء کی نماز کے بعد تک مختلف لوگوں کو قرآن مجید معہ ترجمہ و تفسیر پڑھاتے۔ جو خود نہ آ سکتے۔ ان کے گھر پر چلے جاتے۔ اور اس کے لئے کسی معاوضہ کے خواہاں نہ تھے۔ ان کے ایک شاگرد کا بیان ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں جوتے اتار کر پانی میں سے گذرتے ہوئے مجھے پڑھانے کے لئے آتے۔ جب گاؤں میں رہائش تھی۔ تو بعض لوگ دور دراز سے آپ سے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے۔ آپ انہیں نہایت شوق اور محنت سے پڑھاتے۔ رات کو تہجد کے وقت ہی مسجد میں چلے جاتے۔ اور چونکہ گھڑی نہ تھی۔ بعض اوقات رات کو تین بجے ہی جا کر شاگردوں کو جگاتے۔ اور پڑھانے میں مصروف ہو جاتے۔ سینکڑوں مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں نے آپ سے علم حاصل کیا۔ اور کئی لوگوں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ مختصر یہ کہ دن قرآن کریم کی خدمت اور رات عبادت الٰہی میں گذارتے۔ نماز باجماعت اور بروقت ادا فرماتے۔ اور ہر شخص کو اسکی تاکید کرتے۔

اپنے گاؤں اور اپنی برادری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص عزت رکھتے تھے۔ لوگ اپنے جھگڑوں اور تنازعات میں آپ کی طرف فیصلہ کے لئے رجوع کرتے۔ گاؤں کے لوگوں کو آپ سے حد درجہ محبت تھی۔ چنانچہ وفات کے بعد اسی شب فیض اللہ چک کے ان دوستوں نے جو جلسہ پر جمع تھے۔ ایک جلسہ کر کے آپ کی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کے لئے روپیہ کی فراہمی شروع ہو گئی ہے۔

مرحوم کی عمر گو سو سال کے قریب تھی۔ مگر صحت اچھی تھی۔ جس شام مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ وہ تمام دن قرآن کریم پڑھانے میں گذارا۔ پانچ دسمبر کی شام کو اچانک نمونیہ کا حملہ ہوا۔ جس کے دوران میں ہی یرقان ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے ملاحظہ فرما کر علاج تجویز کیا اور ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقوی نے جو ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ شب و روز نہایت تن دہی اور پورے انہماک کے ساتھ محنت کی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض اور حکیم عبد الصمد صاحب بھی علاج میں کوشاں رہے۔ جس کے لئے میں ان سب کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۲۷ر دسمبر کو صبح سات بجے انتقال ہوا۔ اور اسی روز بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ہزاروں لوگوں کے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور مدارج بلند کرے۔ مرحوم کی اولاد میں ہم صرف دو بھائی ہیں۔ میرے بڑے بھائی محمد عبد اللہ صاحب اپنے گاؤں موضع فیض اللہ چک میں رہائش رکھتے ہیں۔

(خاکسار رحمت اللہ شاکر دفتر الفضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو ماہہ نقشہ بیعت متعلقہ اکتوبر و نومبر ۱۹۴۵ء

اکتوبر و نومبر ۱۹۴۵ء میں جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں صرف ۲۸۰ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ ان دو مہینوں میں ہندوستان میں صرف ۱۱۸ مقامات پر بیعت ہوئی حالانکہ ہندوستان میں منظم جماعتیں ۸۰۰ کے قریب ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہزاروں ایسے شہر اور گاؤں ہیں۔ جن میں تھوڑے تھوڑے احمدی موجود ہیں۔ پس اتنے وسیع نظام کی موجودگی میں صرف ۱۱۸ مقامات پر بیعت ہونا خاص بیداری کی علامت نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ جماعتیں اور افراد نئے نئے مقامات پر اور نئے نئے لوگوں میں احمدیت کو پھیلائیں۔ (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
	ضلع گورداسپور	
۱	قادیان	۵
۲	کلانور	۱
۳	ستکوہا	۴
۴	غازیکوٹ	۱
۵	بھینی بانگر	۱
۶	چاوا	۱
۷	شکار	۲
۸	چھچھریالہ	۲
۹	لودی ننگل	۲
۱۰	رسول پور	۵
۱۱	اٹھوال	۴
۱۲	کھوکھر	۲
۱۳	مرزا جان	۲
۱۴	پٹھانکوٹ	۱
۱۵	چھاؤڑیاں	۲
۱۶	بازید چک	۱
۱۷	بھیرو چیچی	۲
۱۸	تلونڈی راماں	۱
۱۹	بھاگووالہ	۱
		۴۰
	ضلع ملتان	
۲۰	دیوا سنگھ والا	۱۴
۲۱	کوٹھ نزد کہروڑ پکا	۴
۲۲	ٹڈا سٹیٹ	۴
۲۳	چک ۱۴۴ ہزمراد	۲
۲۴	ربانہ ساہو	۱
		۲۵
	بنگال و آسام	
۲۵	پراونشل بنگال	۱۸
۲۶	کلکتہ	۷
		۲۵
	ضلع سرگودھا	
۲۷	روڑہ	۱۲
۲۸	مجوکہ	۸
۲۹	حلال پور	۱
۳۰	ٹڈھ رانجھا	۱
۳۱	چک ۹۴ ج	۱
		۲۳
	ضلع لاہور	
۳۲	[illegible]	[illegible]
۳۳	[illegible]	۵
۳۴	لاہور	۱
۳۵	سیم پور	۱
۳۶	گنج مغل پورہ	۱
		۱۵
	یو پی	
۳۷	کانپور	۵
۳۸	مین پوری	۴
۳۹	شاہجہانپور	۱
۴۰	امروہہ	۱
۴۱	لکھنؤ	۱
۴۲	صالح نگر	۱
۴۳	علی پور کھیڑہ	۱
۴۴	اندور	۱
		۱۵
	ضلع سیالکوٹ	
۴۵	دھرگ میانہ	۳
۴۶	عزیز پور ڈگری	۳
۴۷	سیالکوٹ	۳
۴۸	سمبڑیال	۱
۴۹	موسی والا	۱
۵۰	بہلول پور	۱
۵۱	ڈسکہ	۱
۵۲	میانہ ڈوگراں	۱
۵۳	گھنوکے	۱
		۱۵
	ضلع گجرات	
۵۴	رجوعہ	۷
۵۵	تہال	۱
۵۶	کھاریاں	۱
۵۷	ہونگ	۱
۵۸	گولیکے	۱
۵۹	مرالہ	۱
۶۰	گجرات	۱
۶۱	فتح پور	۱
		۱۴
	ضلع ہوشیارپور	
۶۲	سجووال نزد بلاچور	۶
۶۳	مہت پور	۶
۶۴	نہتھو پور	۱
		۱۳
	صوبہ سرحد	
۶۵	مردان	۳
۶۶	ایبٹ آباد	۱
۶۷	پشاور	۱
۶۸	ڈبہ کورونہ	۱
۶۹	کوٹ بجلہ	۳
		۹
	ضلع گوجرانوالہ	
۷۰	گوجرانوالہ	۶
۷۱	تلونڈی کھجوروالی	۱
۷۲	منڈیالہ وڑائچ	۱
		۸
	حلقہ حیدرآباد دکن	
۷۳	حیدرآباد دکن	۵
	سکندرآباد	۲
	اورنگ آباد	۱
		۸
	حلقہ کشمیر	
۷۶	کن پورہ کولگام	۲
۷۷	بیج پور کولگام	۱
۷۸	لورٹی یاڑی پور	۱
۷۹	کریم کنٹھ	۱
۸۰	ٹھرا ہاسان	۱
۸۱	کوٹھار	۱
		۷
	Active service (Military)	۷
	ضلع شیخوپورہ	
۸۲	شیخوپورہ	۱
۸۳	اجنیانوالہ	۱
۸۴	چک ۱۸	۱
۸۵	شاہ مسکین	۱
۸۶	شرق پور	۱
۸۷	گھڑیال کلاں	۱
		۶
	صوبہ سندھ	
۸۸	کراچی	۳
۸۹	نسیم آباد سٹیٹ	۱
۹۰	مرزاری پور	۱
		۵
	ضلع امرتسر	
۹۱	سندر گڑھ	۳
۹۲	امرتسر	۲
		۵
	حلقہ میسور	
۹۳	شیموگہ	۵

تکمیل وصیت

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب دفتر ہذا کسی نو موصی کے تصدیقی فارم متعلقہ جماعت کو بھیجتا ہے۔ تو جماعتیں اس میں حد سے زیادہ سستی اختیار کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں تو نہ دفتر کو کوئی جواب دیتی ہیں۔ اور نہ ہی تصدیقی فارم واپس کرتی ہیں۔ جو دفتر اور موصی کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام بیرونی و مقامی عہدیداران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ وصیت کے معاملہ میں ہرگز سستی نہ کریں۔ کیونکہ وصیت کا معاملہ نہایت ہی نازک امر اور اہم معاملہ ہے۔ اور موت کا کوئی وقت نہیں ہے۔ اس کو فوری طور پر تکمیل کا جامہ پہنایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے تمام وہ عہدیداران جن کو یہ تصدیقی فارم موصول ہوں۔ اس پر جو بھی نفی یا مثبت میں جو وہ لکھ سکتے ہوں۔ فوراً جواب دیا کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

ضروری اعلان

دفتر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ -/۳۰ روپیہ ماہوار۔ اس کے علاوہ -/۸/۹ روپے قحط الاؤنس۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج آنی چاہئیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ضرورت ہے

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کو تین نوجوان انٹرنس پاس کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ جن کی صحت اچھی ہو۔ شریف محنتی ہونے کے علاوہ دیندار ہوں۔ درخواستیں امیر جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ موصول بہ سررشتہ ہذا ہونی چاہئیں۔ بغیر تصدیق کوئی درخواست منظور نہیں کی جائیگی۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۵-۵-۳۰-۲-۵۰ ہے۔ جنگ الاؤنس مبلغ نو روپیہ آٹھ آنہ تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو اپنے دفتر کے لئے فوری طور پر ایک میٹرک پاس ہوشیار اور تجربہ کار کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ابتدائً ۲۵ روپیہ ماہوار اور -/۸/۹ روپیہ جنگ الاؤنس ملیگا۔ خواہشمند فوراً اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ناظر امور عامہ قادیان کے پتہ پر بھجوائیں۔ (ناظر امور عامہ)

تلاش گمشدہ

چودھری شکر اللہ صاحب واقف زندگی جو کچھ عرصہ سے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں بطور مدرس کام کرتے تھے۔ چند ماہ سے دماغ کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ اور اب چند دنوں سے لاپتہ ہیں۔ نوجوان عمر کے ہیں۔ تبلیغ احمدیت کا بہت شوق ہے۔ جس دوست کو ان کا پتہ لگے۔ اس کی اطلاع دفتر تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ اور وہ خود کسی کو ملیں۔ تو وہ ان کو ان کے وطن چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور براستہ ننکانہ صاحب .N.W.R ان کے گھر پہنچا کر ممنون فرمادیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

گمشدہ اشیاء کے متعلق اعلان

ایک مہمان کا بستر جلسہ سے واپسی پر ویرکا جنکشن پر گاڑی تبدیل کرتے وقت گم ہو گیا۔ جس میں علاوہ رضائی اور توشک کے ایک سوٹ لٹھہ کا بزنگ سبز قمیص ٹول۔ دھوتی دوپٹہ جارجٹ برنگ ہلکا جامنی ڈبہ پوڈر وغیرہ تھا۔ اگر کسی بھائی کو اس کا علم ہو۔ یا کوئی غلطی سے لے گیا ہو۔ تو وہ براہِ کرم خاکسار کو اطلاع دیں۔

(خاکسار قاضی محمد عبد اللہ ناظر ضیافت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع تعلیم اور جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر زمانہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں اور ان کے باعث ضروریات بھی مختلف ہو جاتی ہیں۔ قوموں کی ترقی کے اسباب میں جہاں صنعت و حرفت دستکاری وغیرہ بھی ضروری امور ہیں۔ وہاں علمی ترقی از بس ضروری ہے۔ صناع اور کاریگر روزمرہ کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ مگر علم وہ خزانہ ہے جو ان سب کمالات کا جامع ہے اس کی مثال بالکل اسی طرح ہے جیسے ایک بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا اصل مقصود ہو۔ مگر اس میں بعض کمزور اور کم ہمت لوگ رستے میں ہی اٹک کر رہ جائیں۔

جماعت احمدیہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام حضرت مصلح الموعود فضل عمر کے ارشادات کے ماتحت ہر میدان میں بیش از بیش ترقیات پر قدم زن ہے۔ اس کی توجہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از خود اپنے ایک خطبہ جمعہ کے ذریعہ علمی ترقی کی طرف منعطف فرمائی ہے۔ اس بارہ میں حضور کے مفصل ارشادات احباب جماعت پڑھ چکے ہیں۔

اس وقت میں بعض نتائج کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت میں انفرادی طور پر ذہنی جلا پایا جاتا ہے۔ اور دینی مسائل میں بالخصوص ان کی فوقیت مسلم ہے۔ ایک سادہ سے سادہ احمدی بظاہر ناخواندہ بعض پیچیدہ مسائل بھی نہایت آسانی کے ساتھ حل کر دیتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے چیدہ علماء کو چند منٹوں میں خاموش کرا دیتا ہے۔ لیکن قومی ترقی کے لئے محض اتنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ اہل دنیا کے مقابل میں دوسرے علوم میں بھی جب تک نمایاں ترقی حاصل نہ کی جائے۔ قومی ترقی کے بعض راستے مسدود رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا منشاء یہ ہے۔ کہ جماعت کی ابتدائی تعلیم باقاعدگی کے ساتھ اور ایک نظام کے ماتحت ہو تا کہ کوئی احمدی ان پڑھ نہ رہے۔ گویا جماعت کی ترقی کے لئے سو فیصدی تعلیم ضروری ہے۔ اور اس بارہ میں نظارت تعلیم و تربیت کو حضور نے بعض احکام فرمائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ جماعت وار فہرستیں تیار کرائے۔ نظارت کے کام کے علاوہ جو ذمہ واری خود افراد جماعت پر عاید ہوتی ہے۔ اسے اپنی اپنی جگہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی چھوٹی چھوٹی فوری اور وقتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اولاد کو تعلیم سے روک لیتے ہیں۔ مگر وہ انجام کار بہت بڑے خسارے میں رہتے ہیں ان کے مقابلہ میں جماعت میں ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے آپ کو تنگی اور تکلیف میں رکھ کر اولاد کو پڑھایا۔ اور پڑھ لکھ کر وہ سارے خاندان کی ترقی کا موجب ہوئی۔ ہماری حیثیت جماعتی طور پر ایک وجود کی سی ہے۔ جس کے بعض اعضاء کے بیکار ہونے یا کمزور ہونے سے سارے وجود کی طاقت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت کا ہر خاندان اپنے پیارے امام حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اولاد کو تعلیم دلائے اور حضور کی ہدایات کے مطابق عمل کر کے ثواب دارین حاصل کرے۔

قادیان کی مقدس بستی میں علاوہ روحانی برکات کے تعلیمی اداروں کا انتظام بھی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ میں نے ایک دفعہ ایک غیر احمدی افسر کے سامنے مدینۃ المسیح کی برکات پر کچھ دیر گفتگو کی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتلایا۔ کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چند ماہ قادیان میں گذارے تھے۔ اور مجھے اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھنے کے لئے داخل کیا گیا تھا۔ اس وقت کا پر کیف زمانہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ ان کی حالت سے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی قیمتی چیز تھی جو ایک وقت ان کے ہاتھ آئی۔ اور پھر کھوئی گئی۔ جس کی یاد سے وہ اس وقت علاوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دیگر علمی اداروں کے تعلیم الاسلام کالج کے اجراء نے جماعت کی علمی ترقی کے لئے بہت بڑا موقعہ پیدا کر رکھا ہے۔ یہاں زمانہ کی مسموم فضا سے محفوظ رہتے ہوئے طلباء علمی ترقی کر سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ جماعت کی تقویت اور طاقت محض افراد کی زیادتی سے نہیں بڑھ سکتی۔ جب تک کہ ہم ہر لائن میں دیگر اقوام کے مقابلہ میں آگے نہ بڑھیں اور ہر علم میں امتیازی حیثیت حاصل نہ کریں۔ اگر ایک دوکاندار یہ خیال کر کے کہ ہماری تجارت کے لئے ہمارے بچوں کی تھوڑی سی تعلیم کافی ہے۔ اور ایک زمیندار یہ خیال کر کے کہ ہمارے گزارہ کے لئے کافی زمین موجود ہے۔ تعلیم میں ترقی نہیں کرتے۔ یقیناً یہ خیالات جماعت کی مجموعی ترقی کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔ پس ضروری ہے کہ ہر خاندان حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی اولاد کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلانے کا عزم کرے۔ اور اس بارہ میں وہ ہر بوجھ بخوشی اٹھانے کو تیار ہو جائے۔

= قریشی محمد نذیر معلم جامعہ نصرت۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۰۲۳ ۔ منکہ سید محمد احمد باہری ولد سید مبارک علی شاہ۔ وصی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لدہیانہ حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ صرف تنخواہ ہے جو کہ مبلغ ۶۰ روپے ماہوار ہے۔ اس میں سے اس وقت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر بعد میں میری کوئی جائداد ہو۔ اور خدا مجھے دے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: سید محمد احمد Ind/30781 F.M.E باہری ۲ سکواڈرن R.I.A.F. S.E.A.A.F. گواہ شد: سید مبارک علی شاہ بقلم خود۔ والد موصی۔ گواہ شد: F/o Abdul Hai Ahmadi انجینئرنگ آفس No.4. S.Q.D.N. R.I.A.F. India.

نمبر ۹۰۲۷ ۔ منکہ محمد صدیق ولد شیخ فضل احمد صاحب پیشہ دوکانداری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یک صد روپیہ نقد ہے۔ اور نیز میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ ۱۵ روپے ہے۔ مذکورہ بالا نقدی اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: شیخ محمد صدیق ادرحمہ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: خدا بخش سیکرٹری مال ادرحمہ ۔

نمبر ۸۸۹۰ ۔ منکہ مبارک احمد ولد مرزا نظام الدین صاحب مرحوم قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی احاطہ میاں چراغ الدین لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۷-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک عدد مکان پختہ دو منزلہ واقع عزیز روڈ مصری شاہ میں بلا شراکت غیری ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی جو غیر معین ہے اندازاً پچاس روپیہ ماہوار ہے مذکورہ بالا جائیداد اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد خدا تعالیٰ دے گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: مرزا مبارک احمد گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: منظور الحق مسجد احمدیہ لاہور۔

نمبر ۸۸۰۲ ۔ منکہ صغریٰ بی بی زوجہ مطلب خان صاحب قوم پٹھان عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۴۴ حسب ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جایداد حسب ذیل ہے ۔ ۱۴ گھونبھٹہ زمین زرعی قیمتی ۱۵۰/- روپیہ اور رہائشی مکان خام قیمتی ۸۰ روپے ۔ زیورات طلائی قیمتی ۲۴۰ روپے ۔ زیورات نقرئی ۴۰ روپے ۔ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے ۔ مبلغ ۱۸۰ روپے ہے ۔ لہذا کل جایداد کی مجموعی قیمت مبلغ ۶۹۰ روپیہ بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جایداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جایداد ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد :- صغیرن بی بی ۔ موصیہ ۔ گواہ شد :- آفتاب الدین خان ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ کیرنگ ۔ گواہ شد :- شیخ محمد محسن داماد موصیہ ۔ گواہ شد :- مطلب خان خاوند موصیہ بحروف انگریزی ۔

نمبر ۹۰۸۶ ۔ مسماۃ نعیمہ خاتون زوجہ مقبول احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ برس پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ڈاک خانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ار نومبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ (۱) اس وقت میری موجودہ جایداد میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے ۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ اس کے علاوہ میرا زیور طلائی کل وزنی ۲ تولہ قیمتی ۱۶۰ روپیہ بنتی ہے ۔ اس طرح کل رقم ۶۶۰ روپیہ ہوئی ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جایداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جایداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ العبد نعیمہ خاتون ۱۲ ۱۱/۴۵ ۔ گواہ شد :- مقبول احمد مولوی فاضل خاوند موصیہ ۔ دارالرحمت قادیان ۱۲ ۱۱/۴۵ ۔ گواہ شد :- محمد علی اظہر والد نعیمہ خاتون ۔ دارالرحمت قادیان ۔

نمبر ۹۳۳۸ ۔ مسمی الف خان ولد ملک میاں صاحب جنوعی قوم کھوکھر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کھوکھر غربی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا

جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری کوئی جایداد نہیں ۔ میں اپنی آمد کا جو کہ ماہوار تنخواہ کے طور پر مبلغ ۱۴۰ روپے ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ میں اپنی آمد کے گھٹنے یا بڑھنے کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا ۔ العبد :- الف خان سی پی او ایچ ایم آئی ایس ہمالیہ منوڑہ شدہ ۔ گواہ شد :- حکیم محمد یعقوب قیس مینائی کراچی بزی منش ۲۰۷ ماہنا نگہ ایڈوانی سٹریٹ بندر روڈ کراچی ۔ گواہ شد :- منیر احمد خان سیکرٹری وصایا بندر روڈ کراچی ۔

باجازت امور عامہ

رشتوں کی ضرورت

تین لڑکیوں کیلئے رشتوں کی ضرورت ہے جن کی عمر علی الترتیب ۱۷ ۔ ۱۶ ۔ اور ۱۱ سال ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے خوش سیرت دیندار اور امور خانہ داری سے خوب واقف ہیں تعلیم ۶ ۔ ۷ جماعت تک ہے ۔ قریشی قوم کے رشتوں کو جو تندرست دیندار اور معقول آمد رکھتے ہوں ۔ ترجیح دی جائے گی ۔ خط و کتابت معرفت محمد عثمان صاحب انجنیر ۱۲ لنک سکوئر نئی دہلی کی جائے ۔

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنیکا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں ۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک ۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مفت ۔ غیر ملکی ایجنسیاں لیں ۔

یورپ ۔ امریکہ سے مال منگوانے ۔ ایجنسیاں لینے اور تھوک فرموں کے پتے معلوم کرنے کے لئے مشہور ماہوار صنعتی رسالہ **سورج** کا خاص نمبر امپورٹ ایکسپورٹ بزنس مطالعہ کریں ۔ خاص نمبر تیار ہو رہا ہے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی ۔ مگر ۳۱ جنوری تک رعائتی سالانہ چندہ تین روپیہ منی آرڈر بھیجنے والوں کو یہ خاص نمبر اور سال میں نکلنے والے تین دیگر خاص نمبر اور آٹھ عام نمبر سال بھر تک مفت ملتے رہیں گے ۔ رسالہ سورج میں ہر ماہ روپیہ کمانے ۔ کاروبار بڑھانے پر بہترین مضمون درج ہوتے ہیں ۔ گارنٹی ۔ پسند نہ ہونے پر پورا چندہ واپس ہو گا ۔

قائم شدہ ۱۹۳۷ء

صنعتی رسالہ سورج ۲۲ چوک متی لاہور

فوری ضرورت

دفتر مرکزیہ احمدیہ سنڈیکیٹ کے لئے ایک محنتی دیانتدار کلرک کی فوری ضرورت ہے ۔ امیدوار میٹرک پاس خوشخط اور حسابات کے کام سے بخوبی واقف ہو ۔ تنخواہ کا گریڈ ۳۵ ۔ ۲ ۔ ۵۵ ہو گا ۔ اس کے علاوہ حسب قواعد جنگ الاؤنس مبلغ نو روپیہ ماہوار دیا جائیگا ۔ درخواستیں بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں ۔

ایجنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ۔ یا مردہ پیدا ہو جاتے ہوں ۔ یا حمل گر جاتا ہو ۔ اسکو اٹھرا کہتے ہیں ۔ اس مرض کیلئے عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی کا قدیمی **دواخانہ جو ۱۹۱۰ء سے جاری ہے** کی تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں نہایت ہی اکسیر ہیں ۔ یہ نسخہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کا ایجاد کردہ ہے ضرورتمند منگا کر اس موذی مرض سے نجات پا سکتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ منگوانے پر تیرہ روپے پانچ تولہ منگوانے پر سوا روپیہ تولہ ارسال کی جاتی ہیں ۔ نیز ہر قسم کی ضرورت کے لئے تجربہ شدہ ادویہ خیال کریں ۔

مینیجر حکیم حاذق عبدالقدیر کاغانی رشدیافتہ دواخانہ رحمانی قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری حمیداللہ صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی ۔ پی سی ایس سب جج درجہ دوئم ۔ دعویٰ یا دیوانی ۳۴۲ ۱۹۴۵ء فیروزپور ۔

بابو رام ولد سندر مل اگروال ساکن لاکی تحصیل فیروزپور

بنام

میت علی ۔ امانت علی ۔ خوشی محمد پسران غلام حسین اقوام غضر ۔ ساکن لاکی تحصیل فیروزپور ۔ دعویٰ دلا پانے مکان مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خوشی محمد پسر غلام حسین خضر لاکی ۔ تحصیل فیروزپور مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے ۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام خوشی محمد مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر خوشی محمد مدعا علیہ مذکور تاریخ ۷ ماہ فروری ۱۹۴۶ء کو بمقام فیروزپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا ۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔ دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

احمدی بھائیوں کیلئے لاجواب تحفہ

ہومیو پیتھک

جرمنی بارہ اکسیروں کا بکس جس سے معمولی لیاقت کا آدمی سر سے لے کر پاؤں تک کی تمام امراض کا علاج با آسانی کر سکتا ہے ۔ قیمت بارہ روپے معہ گائڈ ۔ علاوہ محصول ڈاک ۔

نیز ہومیو پیتھک و بائیو کیمک کتب و ادویات بارعایت مل سکتی ہیں ۔ فہرست مفت

بابو ہومیو پیتھک فارمیسی ۴۵ ریلوے روڈ لاہور

پروپرائٹر :- ڈاکٹر ایف ۔ ایم ۔ افضل ۔ ٹیلیفون نمبر ۲۴۹۰ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی ۰۴ جنوری۔ برطانوی پارلیمنٹ نے خیر سگالی کا جو وفد ہندوستان بھیجا ہے۔ اس کے صدر و ارکان آج دوپہر کو بارہ بج کر ۳۵ منٹ پر کراچی کے بحری ہوائی اڈے پر اترے شاہی فضائی قوت کا ایک خصوصی طیارہ تیار کھڑا تھا۔ معزز ارکان وفد اس میں سوار ہو کر سوا تین بجے دہلی تشریف لے گئے۔ وفد کے رکن مسٹر سورن سین نے کہا۔ ہمارا ارادہ ہندوستان میں چھ ہفتے قیام کرنے کا ہے۔ اس عرصہ میں ہم تمام سیاسی نقطہ ہائے نظر کے اصحاب سے وابستگی قائم کریں گے۔ مجھے بھروسہ ہے۔ کہ خیر سگالی کا یہ وفد نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ میں بے حد مسرور ہوں۔ کہ میں اپنے آپ کو ہندوستان میں دیکھ رہا ہوں۔ جس کے لئے میری بیشتر سرگرمیاں مختص ہیں۔ میری طرف سے ہندوستان اور اہل ہندوستان کو خیر سگالی کا پیغام پہنچے۔ وفد کے رئیس مسٹر رابرٹ رچرڈز نے کہا۔ ہم خوش ہیں۔ کہ ہمیں یہاں چند کلمات کہنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس حقیقت کا علم سب کو ہو جائے۔ کہ ہم ہندوستان میں برطانوی پارلیمنٹ کے نمائندے ہو کر آئے ہیں۔ برطانوی گورنمنٹ کے نمائندے ہو کر نہیں آئے۔ ہم سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم واپسی پر کوئی سرکاری رپورٹ پیش کر سکیں گے۔

پٹنہ ۴ جنوری۔ ۲۵ نومبر سے ۲۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کے درمیانی عرصہ میں صوبہ بھر میں ۱۳۲۷ اشخاص ہیضے میں مبتلا ہوئے۔ ان میں سے ۸۸۳ چل بسے۔ طاعون میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ۵۱۰ اور مرنے والوں کی ۳۳۹ ہے۔ ۸۲۵ اشخاص چیچک میں مبتلا ہوئے۔ اور ایک سو تہتر اموات وقوع پذیر ہوئیں۔

کراچی ۴ جنوری۔ سندھ کے کچھ حروں کو اغلباً انڈیمان اور نکوبار کے جزائر میں لبایا جائے گا۔ حکومت سندھ اس وقت حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

جبل پور ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ہری سنگھ گوڑ نے مہاکوشل میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے حکومت سی۔پی کو بیس لاکھ روپیہ پیش کیا ہے۔

قاہرہ ۵ جنوری جمعیت اتحاد عرب کے جنرل سیکرٹری عبد الرحمٰن عزام بے نے کل شام اعلان کیا۔ کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اجنبی فوجیں تمام عرب ممالک میں سے نکل جائیں۔ ان ممالک میں فرینچ شمالی افریقہ مراکش الجزائر تونس بھی شامل ہیں۔ دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے۔ کہ ہم اس عذر لنگ کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔ کہ کوئی غیر ملکی طاقت نام نہاد عسکری اہمیت کی بناء پر کسی عرب سرزمین پر قدم جمائے رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۵ جنوری۔ آج لاہور کے ریلوے سٹیشن پر کپتان شاہ نواز خاں کپتان سہگل اور لیفٹیننٹ ڈھلون کا عظیم الشان استقبال ہوا۔ سٹیشن کے باہر تینوں کو موٹر سے اتار کر ایک لاری پر کھڑا کیا گیا۔ جس میں لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ ان تینوں نے لاری کی چھت سے ہجوم کا شکریہ ہاتھ جوڑ کر ادا کیا۔ اس کے بعد تینوں مسٹر جسٹس اچھرو رام کی کوٹھی پر پہنچے۔ جہاں ان کے قیام کا انتظام ہے۔

نئی دہلی ۵ جنوری۔ آج مسٹر محمد علی جناح نے لارڈ ویول سے ایک ملاقات کی۔ جو ستر منٹ جاری رہی۔ یہ ملاقات والسرائے کی دعوت پر ہوئی۔

دہلی ۴ جنوری۔ مسلم لیگ کے مرکزی الیکشن فنڈ کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جا چکا ہے۔ یہ رقم اس فنڈ کے علاوہ ہے۔ جو صوبائی مسلم لیگوں نے اکٹھا لیا ہے۔

پیرس ۵ جنوری۔ فرانس نے حکومت آسٹریا کو تسلیم کر لیا۔ اور اسکی حدود ۱۹۳۷ء والی حدود ہی شمار ہونگی۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں بھی ایسا اعلان جاری کر رہی ہیں۔

نئی دہلی ۴ جنوری۔ حکومت ہند کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ۵ جنوری ۱۹۴۶ء سے موٹر سپرٹ کی قیمت میں ایک آنہ فی گیلن کے حساب سے تخفیف کر دی گئی ہے۔ اور اسی طرح مٹی کے تیل میں بھی ۸ رتی یونٹ کی کمی کر دی گئی ہے

کلکتہ ۴ جنوری۔ آزاد ہند فوج کے بہت سے نوجوانوں نے جو حال ہی میں نظر بند کیمپوں سے رہا ہو کر کلکتہ پہنچے ہیں۔ بتایا کہ مسٹر سبھاش چندر بوس لازمی طور پر زندہ ہیں۔ وہ فوت نہیں ہوئے۔

نئی دہلی ۴ جنوری۔ کیپٹن شاہ نواز خاں کیپٹن سہگل اور لیفٹیننٹ ڈھلون نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری رہائی ہندوستان کی فتح و کامیابی ہے۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ہم محسوس کرتے رہے۔ کہ ہمارے خلاف نہ صرف برطانوی کورٹ مارشل کے روبرو مقدمہ چل رہا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی رائے عامہ بھی ہمارا امتحان لے رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔ ہمارے ہزاروں ساتھی ابھی تک جیل کی آہنی سلاخوں میں بند ہیں۔ ہم ان کی جلد از جلد رہائی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے۔

بٹیویا ۴ جنوری۔ سماٹرا میں پانڈنگ کے رقبہ میں ۴ دسمبر کو ایک برطانوی میجر اور ریڈ کراس کی ایک لڑکی کا قتل ہو گیا تھا۔ جس پر سماٹرا کے برطانوی حکام نے انتقامی کارروائی اور اس رقبہ میں دو سو مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔

نئی دہلی ۴ جنوری۔ نئی مرکزی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں اب تک اکیس تحاریک التواء اور تیس ریزولیوشنوں اور ۶۱ سوالوں کے نوٹس موصول ہو چکے ہیں۔

ماسکو ۴ جنوری۔ ایران کے وسطی صوبہ یزد میں بھی سیاسی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ اور بغاوت شروع ہو گئی ہے۔

پشاور ۴ جنوری۔ سرکردہ سرکاری افسروں کی ایک شکار پارٹی کو جب وہ شکار کھیل کر واپس آ رہی تھی۔ راستہ میں آزاد قبائلیوں کے ایک گروہ نے روک لیا۔ اور اس سے چھ سو روپے نقد۔ چھ سو روپے کے قیمتی کپڑے ایک بندوق اور دیگر سامان چھین لیا۔

ٹوکیو ۶ جنوری۔ جنرل میکارتھر نے جو یہ حکم دیا تھا۔ کہ جن جاپانی افسروں نے جنگ جاری رکھنے میں حصہ لیا۔ ان کو سرکاری عہدوں سے ہٹا دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور خیال کیا جا رہا ہے۔ بیرن شیدی ہارا کی موجودہ کیبنٹ میں سے کس کس کو معزول ہونا پڑے گا۔ اس بارے میں غور و فکر کرنے کے لئے جاپانی کیبنٹ کا خاص جلسہ ہو رہا ہے۔

ماسکو ۶ جنوری۔ روس نے امریکن گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں تحریر کیا ہے۔ کہ حکومت روس برٹن ووڈ کے مالی معاہدہ پر ابھی دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ مزید غور کرنا ضروری ہے۔

قاہرہ ۶ جنوری۔ مصری کیبنٹ کے سابق وزیر مال مسٹر امین عثمان پاشا کو آج صبح قاہرہ کے ایک بازار میں جاتے ہوئے کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مصری پولیس بڑی سرگرمی سے قاتل کی تلاش کر رہی ہے۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا تھا۔ کہ جو شخص قاتل کا پتہ لگائیگا اسے پانچ ہزار پونڈ انعام دیا جائیگا۔

گوہاٹی ۶ جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نواب زادہ لیاقت علی خاں آج کل آسام کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کا مطلب سارے ہندوستان کی آزادی ہے۔ اور اس آزادی میں دس کروڑ مسلمان بھی شامل ہیں۔ ہندوستان کی اس تقسیم سے ہندو اور مسلمان ایک دوسرے پر حکومت نہ کر سکیں گے۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم سر ناظم الدین اور سابق وزیر مسٹر سہروردی نے بھی تقاریر کیں۔

لنڈن ۶ جنوری۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے کے لئے بہت سے ممالک کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ اور بہت سے آج پہنچ جائینگے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر برنز کل امریکہ سے روانہ ہوں گے۔ اس اسمبلی میں اٹامک کنٹرول کے لئے ایک کمیشن کی تشکیل کے بارے میں بحث و تمحیص ہوگی۔ اور ان امور کو جو پہلی کانفرنسوں میں فیصل نہیں ہو سکے۔ زیر بحث لایا جائیگا۔

چنکنگ ۶ جنوری۔ کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے مابین صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ کامیاب ہو گئی ہے۔ دونوں پارٹیوں کے نمائندگان اب فیصلہ کریں گے۔ کہ جنگ کے انسداد اور مواصلات کو کھولنے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔

چنکنگ ۶ جنوری۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چین کی سنٹرل گورنمنٹ نے منگولیا کی آزادی کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

بٹاویہ ۶ جنوری۔ مزید برطانوی اور ہندوستانی فوجیں بنڈونگ پہنچ گئی ہیں۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سماٹرا میں قیام امن کے لئے انڈونیشن کمانڈر کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۶ جنوری۔ برطانیہ اور امریکہ کے اسرام سے سیاسی تعلقات پھر سے استوار ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب تجارتی تعلقات بھی پیوست ہو جائیں گے۔